

20 اکتوبر 2006

عزیری محترم وزیر اعظم

قومی علمی کمیشن کے ساتھ اپنے اجلاسوں میں آپ نے ہمیشہ ایک علمی معاشرے کی بنیاد کے طور پر ایک مکمل اور جامع معاشرے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ اس سے ہمیں زبانوں کی اہمیت کا احساس ہوا ہے۔ یہ اہمیت صرف ذریعہ ہدایات یا ذریعہ مواصلات کے طور پر ہی نہیں بلکہ رسائی کے فیصلہ کن جز کے طور بھی ہے۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ انگریزی زبان کی تفہیم اور اس پر عبور شاید اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے حصول اور سماجی مواقع کفائدہ اٹھانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسکول چھوڑنے والے افراد کو جنہوں نے انگریزی میں بطور زبان تربیت حاصل نہیں کی ہے اعلیٰ تعلیم میں دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر پڑھائی بھی انگریزی زبان میں ہوتی ہے اور اگر اس میں نہیں بھی ہوتی تو بھی بیشتر مضامین میں کتب اور رسائل صرف انگریزی زبان میں دستیاب ہیں۔ ان لوگوں کو جو اچھی طرح انگریزی نہیں جانتے۔ اہم تعلیمی اداروں میں روزگار کے حصول میں دقت پیش آتی ہے۔ اس خامی سے کام کاج کی دنیا میں صرف پیشہ ورانہ ملازمتوں میں ہی نہیں بلکہ اعلیٰ عہدوں پر بھی کام کاج میں دقتیں بڑھ جاتی ہیں۔

ہمارے عوام بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ بہتر زندگی اور مواقع کے لئے انگریزی زبان ایک فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے۔ دستیاب معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسط اور نچلی آمدنی والے کنبے اپنے بچوں کو انگریزی میڈیم اسکولوں میں بھیجنے کے لئے اپنی آمدنی کا خاصہ بڑا حصہ صرف کرتے ہیں۔ بچوں کے لئے اس طرح کے تعلیمی مواقع کسی کنبے کے لئے حفظان صحت کی سہولیات کے حصول سے کسی بھی طرح کم اہم نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے جن کے پاس اس مقصد کے حصول کے لئے ذرائع نہیں ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ اخراج ہوتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ سرکاری امداد سے شمولیت ممکن ہے۔

یہ ایک ستم ظریفی بھی ہے کہ انگریزی زبان ایک صدی سے زیادہ عرصے سے ہمارے تعلیمی نظام کا ایک حصہ رہنے کے باوجود یہ ہمارے بیشتر نوجوانوں کی پہنچ سے باہر ہے اس ہی وجہ سے یہ غیر مساوی رسائی کا سبب ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اب بھی ایک فی صد سے زیادہ لوگ اس کو ثانوی زبان کے بطور استعمال نہیں کرتے ہیں۔ پہلی زبان کے بطور تو کہنا ہی کیا۔

اس حقیقت کو راتوں رات نہیں بدلا جا سکتا لیکن قومی علمی کمیشن کا خیال ہے کہ وقت آگیا ہے جب انگریزی کو اسکولوں میں لوگوں، عام لوگوں کو زبان کے طور پر پڑھایا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ ابھی سے شروعات کر کے اس سلسلے میں کارروائی سے ایک جامع معاشرہ تشکیل دینے اور ہندوستان کو ایک علمی معاشرہ بنانے میں مدد ملے گی۔ زیادہ سے زیادہ سال کے عرصے میں ہی۔ اس سے اسکول چھوڑنے والے افراد کو اعلیٰ تعلیم تک مساویانہ رسائی حاصل ہوگی اور اس کے بعد تین سے پانچ سال کے عرصے میں اس سے بھی زیادہ روزگار کے مواقع تک مساویانہ رسائی حاصل ہوگی۔

ہم نے حکومت، تعلیم، ذرائع ابلاغ اور صنعت میں لوگوں کی ایک وسیع تعداد سے اس موضوع پر غیر رسمی پات چیت کی ہے۔ ہم نے کچھ ریاستی وزراء اعلیٰ سے، اراکین پارلیمنٹ سے، طب اور قانون جیسے پیشوں سے وابستہ افراد سے بھی مشورے کئے ہیں۔ ان سب کی متفقہ رائے تھی کہ یہ کام کیا جاسکتا ہے اور اس کو کرنا چاہئے۔ طریقہ کار طے کرنے کے پہلے اقدام کے طور پر ہم نے ایک ورکنگ گروپ بھی تشکیل دیا ہے۔ اس گروپ کی پیش کردہ رپورٹ پر ہم نے غور و خوص بھی ہوا ہے

قومی علمی کمیشن کی سفارش ہے کہ اسکول میں درجہ اول سے ہی پہلی زبان (مادری یا علاقائی زبان) کے ساتھ ساتھ انگریزی کو بطور ایک مضمون پڑھایا جانا چاہئے۔ زبان سیکھنے کے اس مرحلے میں دونوں زبانوں کے قواعد و ضوابط پر زیادہ زور نہ دیتے ہوئے بچے کے لئے با معنی درسی تجربات پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔

ہمیں اعتراف ہے کہ نو ریاستوں (جن میں سے چھ شمال مشرق میں ہیں) اور مرکز کے زیر انتظام تین علاقوں میں انگریزی درجہ ایک سے لازمی مضمون کے بطور پڑھائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً بارہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام تین علاقوں میں انگریزی کو درجہ پانچ سے آگے تک مختلف سطحوں میں ایک لازمی مضمون بنایا گیا ہے۔ تاہم نفاذ کا عمل مست ہے انگریزی زبان کی تدریس کا معیار بھی اچھا نہیں ہے۔ سپورٹ سسٹمز جیسے اساتذہ کی تعداد یا تدریسی مواد یا تو ناکافی ہیں یا نا مناسب۔ ہم اس ضمن میں ایک بنیادی تبدیلی کے خواہاں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام ملک میں انگریزی زبان درجہ اول سے پڑھائی جائے۔ اس کو مضمون کے طور پر کبھی شامل کر لینے اور کبھی نہ کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ اس کو اسکولی نصاب کا قاعدہ شامل کیا جانا چاہئے۔

زبان کی تفہیم کو موادی تفہیم سے الگ نہیں کیا جاسکتا، اس کو مربوط کیا جانا چاہئے۔ لہذا تیسرے درجہ سے غیر لسانی دیگر مضامین پڑھانے میں انگریزی استعمال کی جانی چاہئے۔ اس مقصد سے مضامین کا انتخاب اسکولوں پر چھوڑ دینا چاہئے جس کا درامدار اساتذہ کی مہارت اور مواد کی دستیابی پر ہے۔ اس کے نتیجے میں ملٹی میڈیم اسکول قائم ہوں گے۔ اس سے انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں علاقائی زبان کے اسکولوں میں فرق کو بھی ختم کیا جاسکے گا۔

زبان کی تفہیم اور تدریس کے طریقے کو حالات کے مطابق ڈھالا جانا چاہئے تاکہ حقیقی حالات اور روزمرہ کی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات میں اس کو بامعنی جاسکے۔ مزید برآں جانچ مہارت کی ہونی چاہئے نہ کہ نشانوں کے حصول کو کامیابی کی دلیل مان لیا جائے جو رٹ کر حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس سلسلہ میں زبان دانی میں مہارت نیز لسانی اساتذہ کی بھرتی کے لئے ایک نیشنل ٹیسٹنگ سروس (این ٹی ایس) قائم کیا جانا چاہئے۔

انگریزی زبان کے اساتذہ کی ایک بڑی تعداد (پول) کی بھرتی کے مقصد سے انگریزی میں زبان اور بات چیت پر عبور رکھنے والے ماہر گریجویٹوں کو بغیر رسمی تربیتی کوائف کے بھرتی کیا جانا چاہئے۔ ان کو نیشنل ٹیسٹنگ سروس کے وضع کردہ ضابطے کے ذریعے منتخب کیا جانا چاہئے اور پھر ان کو قلیل مدتی روزگار دیا جانا چاہئے اس کے علاوہ پورے ملک میں اسکول کے تقریباً 40 لاکھ اساتذہ کو اپنے مضامین سے قطع نظر، خصوصاً پرائمری سطح پر، تربیت دی جانی چاہئے تاکہ وہ چھٹیوں میں منعقد پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں یا دیگر قلیل مدتی کورسوں کے ذریعے اپنی انگریزی استعداد میں اضافہ کرسکیں۔ اساتذہ کے لئے بیشتر تربیتی پروگرام اساتذہ کی حقیقی ضروریات کے مطابق نہیں ہوتے لہذا قبل از ملازمت اور دوران ملازمت تربیت کے موجودہ نظام کی، زبان کی مرکزیت کے پس منظر میں، ازسرنو جائزہ کی ضرورت ہے۔ اس میں لسانی اساتذہ بھی شامل ہیں۔

ملک میں انگریزی زبان کے ماہر میں فرق کو دور کرنے کے لئے مختلف النوع انگریزی نصابی کتب دستیاب کرائی جانی چاہیں۔ تاہم کچھ مخصوص معیارات برقرار رکھنے کے لئے ہر مرحلے پر نصابی کتب کے مواد کے سلسلے میں معیارات کی حد بندی کی جائے اس مقصد سے درجہ اول سے بارہویں تک ہر سطح پر فن تدریس کے لئے انگریزی کتب تیار کی جانی چاہیں جس کے لئے ماہرین کا ایک گروپ تشکیل دیا جائے۔ ریاستیں انہیں بطور ماڈل استعمال کریں اور باآسانی رسائی کے لئے ان کو ویب پر دستیاب کرائیں۔ اگرچہ اسٹیٹ کاؤنسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (ایس سی ای آر ٹی) ریاستی بورڈ اسکولوں کے لئے نصابی کتب کی تیاری میں کلیدی ایجنسی کے طور پر برقرار رہے لیکن نصاب کتب کی تیاری کو مزید غیر مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کام کو مزید مربوط بنانے کے لئے نصابی کتب کی تیاری میں متعلقہ مہارت کی حامل سول سوسائٹی تنظیموں کو بھی شامل کیا جانا چاہئے۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ زبان کی تفہیم کا عمل نہ صرف براہ راست ہدایت کے ذریعہ بلکہ ماحول کے اثر کے تحت بھی ہوتا ہے، کلاس روم کو مناسب آڈیو ویڈیو اور مطبوعہ مواد سے آراستہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کلاس روم میں ایسی رسورس لائبریریاں قائم کی جائیں جہاں بڑی تعداد میں طلبا کی عمر کے لحاظ سے ہر مضمون پر کتابیں، رسالے، اخبارات، آڈیو ویڈیو مواد اور پوسٹر موجود ہوں۔ ذولسانی ریڈیو اور ٹی وی چینل کے ذریعے کلاس روم کے باہر بھی زبان کی تفہیم و تدریس کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئے۔ ان کو انگریزی کی رسمی و غیر رسمی تدریس و تفہیم کے لئے بھی استعمال کیا جانا چاہئے۔ معلومات پر بحث و مباحثے اور ترسیل کے نیز کلاس روم کے باہر انگریزی کے استعمال کے لئے نالج کلب قائم کیے جانے چاہئے۔ اس بات کے پیش نظر کہ زبان کی تفہیم و تدریس کے لئے خصوصی ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے انگریزی زبان کے ذرائع (اساتذہ اور مواد) کی تیاری کے لئے مالی امداد کی ایک مرکزی امدادی اسکیم تیار کی جانی چاہئے تاکہ اس ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ریاستی حکومتوں کو برابر کا شریک ہونا چاہئے۔ لہذا ہماری تجویز ہے کہ وزیر اعظم اس معاملے پر نیشنل ڈیولپمنٹ کاؤنسل کی اگلی میٹنگ میں اس معاملے پر تمام وزرائے اعلیٰ کے ساتھ غور و خاص کریں تاکہ درجہ اول سے علاقائی زبانوں کے علاوہ انگریزی زبان کی تدریس کے لئے ایک قومی منصوبہ تیار کیا جاسکے۔ اس سے اس بات کو یقینی بنایا جاسکے گا کہ 12 سال کی اسکولی مدت ختم ہونے کے بعد ہر طالب علم کو کم از کم دو زبانوں پر عبور حاصل ہوجائے۔

شکریہ اور نیک خواہشات کے ساتھ

دستخط

سیم پترودا

چیرمین

قومی علمی کمیشن

نقل برائے ملاحظہ: جناب مونٹیک سنگھ ابولوالیہ، ڈپٹی چیرمین منصوبہ بندی کمیشن